کتاب فنون الافنان کا علمی جائزہ

محمد فاروق حیدر*

علوم القرآن ایک عظیم الشان علم ہے جس کی تاریخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول قرآن سے شروع ہوئی۔ لیکن عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہؓ میں علوم القرآن بالمشافہ اخذ وروایت کیے جاتے رہے۔ عہد تابعین میں علوم القرآن کا دائرہ قدرے وسیع ہوا اس دور کے بعد علوم القرآن کی باقاعدہ تدوین کا آغاز ہوا اور اس فن کی مختلف انواع جیسے تفسیر، اسباب نزول، ناسخ ومنسوخ، غریب قرآن، متشابہ قرآن، وقف وابتداء، اعراب قرآن، معانی قرآن، وجوہ ونظائر، علم قراءات اور اعجاز قرآن وغیرہ پر تالیف کتب کا آغاز ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض مفسرین نے اپنی کتب تفاسیر کے مقدمات میں بھی علوم القرآن کی بعض انواع کو موضوع بحث بنایا۔ یہاں تک کہ علوم القرآن کے عنوان سے مستقل کتب تالیف کئے جانے کا سلسلہ شروع ہوا اس سلسلے کی پہلی مطبوع کتاب ''التنبیہ علی فضل علوم القرآن'' ہے جس کو حسن بن محمد ابو قاسم نیشاپوری (م ۴۰۲ھ/ ۱۰۱۱ء)(۱) نے تالیف کیا۔ یہ کتاب انتہائی مختصر ہے اس میں علوم القرآن کے دو مباحث نزول قرآن اور مخاطبات قرآن سے صرف چند صفحات میں بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد ابن جوزیؒ (م ۵۹۷ھ/ ۱۲۰۰ء) (۲) نے علوم القرآن کی مختلف انواع پر مشتمل جامع کتاب ''فنون الافنان فی عیون علوم القرآن'' تالیف کی۔ ابن جوزیؒ نے فنون الافنان کے علاوہ بھی علوم القرآن کی دیگر اہم انواع پر مستقل کتب تالیف کیں، تاہم فنون الافنان اس حوالے سے منفرد اور نمایاں ہے کہ علوم القرآن پر ملنے والی یہ پہلی جامع کتاب ہے جس میں اس فن کے بارہ اہم مباحث کو جمع کیا گیا۔ یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

سبب تالیف:

کسی کتاب کا علمی اور تحقیقی جائزہ لینے سے پہلے کتاب کی تالیف کے اسباب ومحرکات کو جاننا ضروری ہوتا ہے جو عموماً کتاب کے مقدمہ میں بیان کیے جاتے ہیں۔ ابن جوزیؒ نے فنون الافنان کے شروع میں مختصر مقدمہ لکھا ہے جس میں حمد و درود کے بعد اپنی کتاب کا سبب تالیف بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"لما الفت کتاب التلقیح فی غرائب علوم الحدیث رأیت أن تالیف کتاب فی عجائب علوم القرآن أولی فشرعت فی سوال التوفیق قبل شروعی، و ابتهجت بما الهمته و القی فی روعی، وها أنا أراعی عرفان المنن، ومن راعی روعی" (۳)

آپ نے جب اپنی کتاب التلقیح لکھ لی تو آپ کو اس بات کا احساس ہوا کہ علوم القرآن پر کتاب لکھنا زیادہ ضروری ہے۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

غالباً انہیں یہ احساس اس وجہ سے ہوا کہ ان کے عہد تک علوم الحدیث کی نسبت علوم القرآن پر مستقل حیثیت سے کم لکھا گیا کیونکہ جب ہم علوم القرآن کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں تو فنون الافنان سے پہلے علوم القرآن کے عنوان سے کوئی جامع کتاب نہیں ملتی۔ ابن جوزی کے بعد اس موضوع پر علامہ زرکشی نے جب البرہان فی علوم القرآن لکھی تو سبب تالیف میں اسی بات کی وضاحت ان الفاظ میں کی:

"ولما كانت علوم القرآن لا تنحصر، ومعانيه لا تستقصى؛ وجبت العناية بالقدر الممكن. و مما فات المتقدمين وضع كتاب يشتمل على انواع علومه، كما وضع الناس ذلك بالنسبة إلى علم الحديث، فاستخرت الله تعالىٰ وله الحمد في وضع كتاب في ذلك......"(۴)

اس بات کا امکان ہے کہ علامہ کو فنون الافنان کا علم نہ ہوسکا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کو علم تو ہو لیکن جس قسم کی مفصل کتاب لکھنے کا نقشہ ان کے ذہن میں تھا اس معیار پر فنون الافنان پوری نہ اترتی ہو۔ انہیں خیالات کا اظہار علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب ''الاتقان'' کے مقدمہ میں کیا ہے۔(۵) لیکن آپ کے ذہن میں یہ بات زمانہ طالب علمی میں آئی ورنہ الاتقان لکھتے وقت فنون الافنان اور البرہان دونوں کتابیں آپ کے سامنے تھیں اور آپ نے ان دونوں سے استفادہ کیا۔

ابن جوزیؒ کا یہ کہنا کہ علوم القرآن پر لکھنا زیادہ ضروری ہے اس سے مراد یہی ہے کہ علوم القرآن پر علم حدیث کی نسبت جامع اور مستقل کتب تالیف نہیں کی گئیں تھیں لہذا اس بات کی ضرورت تھی کہ علوم القرآن پر ایسی جامع کتاب تالیف کی جائے جس میں اس فن کی اہم انواع شامل ہوں۔ لہذا آپ نے ''فنون الافنان فی عیون علوم القرآن'' کے نام سے ایک مستقل کتاب تالیف کی جس میں علوم القرآن کے جلیل القدر مباحث کو بیان کیا۔

اس کتاب کے علمی مقام و مرتبہ کو جاننے کے لیے یہاں اس کتاب کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا اس ضمن میں سب سے پہلے کتاب کے مصادر و مراجع بیان کیے جائیں گے۔

(الف) فنون الافنان کے مصادر و مراجع:

ابن جوزیؒ میں بچپن ہی سے تمام علوم و فنون میں مہارت حاصل کرنے کا شوق و جذبہ موجود تھا تاہم علوم القرآن و تفسیر، علوم حدیث، تاریخ اور فن وعظ میں اپنے وقت کے امام تھے۔ ان تمام علوم میں آپ کی بلند پایہ تصانیف موجود ہیں۔ آپ نے اپنے وسیع و عمیق مطالعہ کے بعد کتاب فنون الافنان تالیف کی۔ کتاب کی تیاری میں آپ نے ان کتب سے استفادہ کیا جو اپنے فن پر ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ علامہ نے کتاب کے مقدمہ میں ایسی کسی کتاب کا ذکر نہیں کیا البتہ کتاب کے مختلف مباحث میں کہیں کتاب کا نام دے کر کہیں صرف مؤلف کا نام لکھ کر حوالے نقل کیے ہیں۔ یہاں ان کتب کا مختصر تعارف درج ذیل ہے